السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک مسئلہ پیدا ہوگیا ہے کہ بکرا اگر خصی ہو تو اس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے قربانی میں شک پیدا ہوگیا ہے۔ آپ براہِ مہربانی اس کی وضاحت تحریر فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ (محمد زکریا بھٹی سلانوالی۔ (سرگودھا) (۱۹اپریل ۱۹۹۵ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خصی شدہ بکرے کو قربانی کرنا جائز ہے۔ ''مسند احمد'' اور ''سنن ابی داوَد'' وغیرہ کی بعض روایات میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خصی شدہ نَرِ دُنبوں کی قربانی کی ہے۔ (مسند احمد برقم: ۲۵۸۸۶، سنن ابن ماجہ، بَابُ أَضَاحِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۳۱۲۲۔) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں امام قرطبی سے نقل فرماتے ہیں کہ آدمی کی طرح جانوروں کو خصی کرنا درست نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس سے گوشت کو بہتر بنانا یا اس کے ضرر سے محفوظ رہنا مقصود ہو۔

امام خطابی فرماتے ہیں:

(وَفِی ہٰذَا دَلِیلٌ عَلَی اَنَّ الْخَصِیَّ فِی الضَّحَایَا غَیْرُ مَکْرُوہٍ وَقَدْ کَرِہَہُ۔ بَعْضُ اَہْلِ الْعِلْمِ لِنَقْصِ الْعُضْوِ وَہٰذَا النَّقْصُ لَیْسَ بِعَیْبٍ لِاَنَّ الْخِصَاءَ یَزِیْدُ اللَّحْمَ طِیبًا وَ یَنْفِی فِیہِ الزُّہُومَۃَ وَسُوءَ الرَّائِحَۃِ۔' (عون المعبود: ۳/۵۳'

اصلاً مسئلہ ہذا سلف صالحین میں شدید ترین اختلافی مسائل میں سے ایک ہے۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے ''القول المحقق'' میں اس مسئلہ پر بڑی تفصیلی اور ناقدانہ بحث فرمائی ہے۔ اور اخیر میں اس کا نچوڑیوں بیان فرمایا ہے۔ کہ ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا خصی کرنا جائز نہیں اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی کرنا افضل ہے۔ اور عزیمت کا یہی تقاضا ہے۔ ہاں خصی کرنا جائز ہے اور اس کی اجازت ہے۔ (فتاویٰ عظیم آبادی:، ص: ۳۳۳)

مسئلہ ہذا پر میرا ایک تفصیلی فتویٰ ''الاعتصام'' میں پہلے شائع ہوچکا ہے۔ اس کی طرف رجوع بھی مفید ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:409

محدث فتویٰ